

الذی فیہ من اللغات
 بیروت و لندن

دیباچہ پڑھو تو معلوم ہو کہ یہ کیا چیز ہے

ریسہ خط

یعنی قواعد املا و انشاء خط عربی فائن

مصحف

چنانچہ یہی ملاحظہ فرمائیے کہ اس کتاب میں در سابق فی کلکٹریٹ برطانوی

پارٹ میں آیا و کن مال و فلسفہ تہذیب و سرکار عالی نظام
 ۱۹۶۱ء
 انور شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

میری تصنیف و تالیف کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا جب میرے اپنے بچے تعلیم کے قابل ہوئے۔ آخر آپ پڑھا تھا پڑھایا تھا سرشتہ تعلیم کی ترقی کے ذریعہ سے پڑھنے پڑھانے کی نگرانی کی تھی۔ طریقہ تعلیم کے خلل اور کتابوں کے نقص مجھ کو ذرا معلوم تھے۔ آنکھوں دیکھے تو کبھی منگلی نہیں جاتی۔ میں نے آپ اپنے طور کی کتابیں بنائیں اور آپ ہی پڑھائیں۔ تصنیف و تالیف کا اعلیٰ محرک تو یہ تھا بخت و اتفاق سے کتابیں سرکار میں پیش ہو کر پسند اور لوگوں میں پھیل کر مقبول ہوئیں۔ خدا جانے اس باب میں کیا کچھ کرتا اور کیسے کیسے منصوبہ ذہن میں تھے۔ مگر دیکھا تو لوگوں کو علم کا مطلق شوق نہیں۔ بید جو کچھ چاہ دیکھتے، ہونری دھوکے کی ٹٹی ہے۔ سرکار کو کہوں۔ امتحان کی قید اسٹائے پھر دیکھئے کہ کالجوں اور سکولوں کی کیسی بُری گت ہوتی ہے۔ اپنا تجربہ تو یہ ہے کہ معاش کا انحصار نہ ہو تو

لوگ علم کے نام سے ٹکڑا بھی توڑیں میں نے علمی کتابیں بھی لکھ کر رکھیں۔ مگر
 لوگوں کی بے رغبتی کی وجہ سے کسی کے دوبارہ چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ الا
 ماشاء اللہ میں نے اپنا قاعدہ پھر لکھا کہ جو کچھ لکھتا ہوں اس کے رواج لینے
 کی مطلق کوشش نہیں کرتا۔ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ میں کتاب کیا تصنیف کرتا
 ہوں گویا کنکو سے بنا تہ ہوں۔ اگر ان میں پرواز کا مادہ ہے تو خود بخود اڑینگے
 ورنہ میں کہاں ان کے پیچھے دم چھلے کی طرح بندھا بندھا ہوں اس بے
 اعتنائی پر بلا کہ بے اعتنائی بھی نہیں حیمہ اور خود داری پر خدا کے فضل سے
 میری ساری کتابیں ایسی مقبول ہیں و الحمد للہ علی ذلک کہ دوسری دوسری
 زبانوں میں ترجمہ ہوتی اور جگہ جگہ بار بار چھپتی چلی جاتی ہیں مگر علمی کتابیں ہیں کہ
 جب سے تصنیف ہوئیں اینڈ پڑی ہیں یہ سالہ رسم الخط بھی ان ہی علمی کتابوں
 میں ہے جن کو کسی فقیہ کی بددعا ہے کہ ہندوستانی ان سے فائدہ نہ اٹھائیں
 میرے نزدیک یہ رسالہ اس قدر ضروری ہے کہ کوئی مکتب کوئی سکول اس سے
 مستغنی نہیں اس لیے کہ کوئی اردو فارسی عربی پڑھنے والا ابتدائی اس سے
 بے نیاز نہیں۔ اہل یورپ جن کو مشرقی زبانیں سیکھنی پڑتی ہیں کہیں مدتوں
 میں جا کر زبان تو ٹوٹی پھوٹی بولنے لگتے ہیں مگر کتابتہ پر بالکل قادر نہیں ہوتے
 ان کو ان قواعد کا سیکھنا نہایت ضروری اور مفید ہے۔ بشرطیکہ جو منشی
 ان کو پڑھاتا ہے ان قواعد کو خود سمجھ کر ان کو سکھائے۔ بے شک ان

قواعد کے بدون بھی کام چل رہا ہے لیکن جیسا صرف اور نحو اور منطق کا
ہونا ضرور ہے و نسیا ہی ان قواعد کا بدرجہ اولے مگر قاعدے ہمیشہ غور طلب
ہوتے ہیں کسی قدر یہ بھی ہیں خدا اتنی رحمت اٹھانے کی توفیق دے میں تو
مدتیں ہوتیں اس سلسلے کو رو بیٹھا تھا نذیر حسین تاجر کتب کے اصرار سے
مکرر چھپوانے کی اجازت دے دی ہے۔ انکو اس کے پھیلنے کی توقع ہے مچھکو نہیں

لوگ علم کے نام سے ٹکڑا بھی توڑیں جس نے علمی کتابیں بھی لکھ کر رکھیں۔ مگر لوگوں کی بے رغبتی کی وجہ سے کسی کے دوبارہ چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ الام ماشاء اللہ میں نے اپنا قاعدہ پھر رکھا کہ جو کچھ لکھتا ہوں اس کے رواج پینے کی مطلق کوشش نہیں کرتا۔ میں ایسا سمجھتا ہوں کہ میں کتاب کیا تصنیف کرتا ہوں گویا لکھو سے بنا لکھوں۔ اگر ان میں پرواز کا مادہ ہے تو خود بخود اڑینگے ورنہ میں کہاں، ان کے پیچھے دم چھلے کی طرح بندھا بندھا ہوں اس بے اعتنائی پر پاگاہے اعتنائی بھی نہیں جیتے اور خود داری پر خدا کے فضل سے میری ساری کتابیں ایسی مقبول ہیں واللہ علی ذلک کہ دوسری دوسری زبانوں میں ترجمہ ہوتی اور جگہ جگہ بار بار چھپی چلی جاتی ہیں مگر علمی کتابیں ہیں کہ جب سے تصنیف ہوئیں اینڈ پڑی ہیں یہ سالہ رسم الخط بھی ان ہی علمی کتابوں میں ہے جن کو کسی فقیہ کی بددعا ہے کہ ہندوستانی ان سے فائدہ نہ اٹھائیں میرے نزدیک یہ سالہ اس قدر ضروری ہے کہ کوئی مکتب کوئی سکول اس سے مستغنی نہیں اس لیے کہ کوئی اردو فارسی عربی پڑھنے والا ابتدائی اس سے بے نیاز نہیں۔ اہل یورپ جن کو مشرقی زبانیں سیکھنی پڑتی ہیں کہیں مدتوں میں جا کر زبان تو ٹوٹی پھوٹی بولنے لگتے ہیں مگر کتابتہ پر بالکل قادر نہیں ہوتے ان کو ان تو اھکا سیکھنا نہایت ضروری اور مفید ہے بشرطیکہ جو منشی ان کو پڑھاتا ہے ان قواعد کو خود سمجھ کر ان کو سکھائے۔ بے شک ان

قواعد کے بدون بھی کام چل رہا ہے لیکن جیسا صرف اور نحو اور منطق کا
 ہونا ضرور ہے ویسا ہی ان قواعد کا بدرجہ اولے مگر قاعدے ہمیشہ غور طلب
 ہوتے ہیں کسی قدر یہ بھی ہیں خدا اتنی رحمت اٹھانے کی توفیق دے میں تو
 مدتیں ہوئیں اس سارے کو رو بیٹھا تھا نذر حیرتیں تا جبر کتب کے اصرار سے
 مکرر چھپوانے کی اجازت دے دی ہے۔ انکو اس کے پھیلنے کی توقع ہو چھکوا نہیں

آغاز کتاب

اُردو میں ابجد کے حروف مفرد کی اصلی سورۃ ترکیب میں ایسی بدل جاتی ہے کہ
 ہندیوں کو شناختِ حروف میں بڑی دشواری واقع ہوتی ہے۔ اور وہ دشواری جو
 ہندیوں کو عبارتِ اُردو کے لکھنے میں پیش آتی ہے بہت زیادہ ہے اس دشواری
 جو پڑھنے میں اُنکو تحمل کرنی پڑتی ہے۔ ذہین لڑکے عبارتِ اُردو کا پڑھنا چاہتے ہیں
 لیکن ان کی کتابتہ مدتوں کو تک رست نہیں ہوتی۔ تحریر عبارت میں دو قسم کی مشکل
 ہوتی ہیں اول حروف ہم مخرج یعنی ث ص ط ذ ز ض طح ح ہ ع ا۔ کا
 امتیاز۔ چونکہ بولنے میں یہ حروف عام طور پر یکساں آواز سے بولے جاتے ہیں
 ہندی کو یہ بچا نہا سخت مصیبت ہے کہ حروف ہم مخرج میں کس حرف کو اختیار کرے
 اس مشکل کا آسان کرنا اس سائلے کا مقصد نہیں ہے۔ کیونکہ اس مشکل کا بے تعداد
 علمی رفع ہونا متعذر۔ اُردو کوئی بولیوں کی مجموعہ ہے۔ عربی۔ فارسی ہنسکت ہندی
 سب بولیوں کے الفاظ اس میں ہیں بعض حروف خاص بولیوں کے ساتھ
 مخصوص ہیں، مثلاً ش ح خ ڈ ص ض ط طع غ ق عربی سے اور گ پ ب
 فارسی سے اور ت ث د ذ ز س ہ ہند کی ہے۔ شاید اس قدر جان لینے سے ہندی کو کسی
 قدر ہوشیار ہو سکے اور اگر کچھ بہتر ہو سکے تو اس سے وہ جانتا ہو کہ یہ لکھنا کون سا ہے اور

چونکہ ذہن - قاعری سے مخصوص ہیں ضرور ہے کہ لفظ گزریں زہو کی تاہم جتنی
استعداد و تبحر ہو گا صحیح ہو جانا ممکن نہیں اگر الفاظ کثیر استعمال کثرت مہارت سے
دہشت بھی گئے تاہم وہ لفظ جو کثرت استعمال میں آتے ہیں نادریست ہیں گئے دوسری
مشکل جو پہلی کی نسبت نہایت ہے تو اصد ترکیب حروف سے نا واقف ہونا
یہ قاعدہ تو کسی کتاب میں جمع ہیں اور نہ ابتدائی لڑکوں کو بتائے اور سکھائے
جاتے ہیں اسی وجہ سے وہ لڑکے بھی جو عبارتہ اردو پڑھنے پر قادر ہیں بہت ٹوں
مک غلط نویسی میں مبتلا رہتے ہیں جب بار بار دیکھتے دیکھتے لفظوں کی صورت
ذہن نشین ہو جاتی ہے تب کہیں جا کر لڑکوں کو لکھنے کا سلیقہ آتا ہے اور پھر بھی وہ سلیقہ
تقلید محض ہوتا کسی اصل قاعدے پر مبنی نہیں یہ رسالہ اس غرض سے تالیف
نہیں ہوا کہ لڑکے اس کو پڑھیں بلکہ اس مطلب سے کہ معلم ان سلسلے کے قواعد
زبانی طور پر لڑکوں کو سمجھائیں اور سکھائیں ۔

حرفوں کی پوری شکل

اب پ ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع
غ ف ق ک گ ل م ن و ہ ھ ی ے ۔ ان حرفوں میں ہر ایک
حرف کی جدا صورت ہے ۔ اور صورت ملتی ہوئی ہے تو نقطوں کا فرق ہے کسی میں
کسی میں : یا وہ کیسا اوپر نہیں کیچے اٹھ اور لڑکے اوپر ط کا نشان ہے

اور اب یہ جدید شان بھی ہے کہ ط کے عوض چھوٹی سی عرضی لکیر کر دیتے ہیں جیسے
ت ذرہ اور بعضے ٹ کوٹ اور ت کے طور پر بھی لکھ دیتے ہیں۔ حرف کاف کو
لوگ دو صورتوں میں لکھتے ہیں۔ ک اور کہ لیکن صحیح صورتہ ک ہے اور ک نہ ا کا فنا
ہیں بلکہ وہ کاف مکسور ہے جس کا زیر نظام ہر کرنے کو ہ کا شوشہ آخر میں لگا دیا گیا
ہے۔ اور ہ ایک حرف کی دو شکلیں ہیں۔ ہ کو ہے۔ اور ہ کو خوشی ہے۔ کہتے
ہیں۔ کیونکہ اس میں دو انگلیں سی بنی ہیں۔ ہمزہ کے بائیں میں جو کچھ کہنا ہوگا
اگے چل کر کہیں گے۔ حتیٰ اور شے بھی ایک حرف کی دو صورتیں ہیں مکتب کے
میانجی پہلی کو تیتے اور دوسری کو بڑی پچڑ ہاتے ہیں ہم نے اس سختی سے تیتے
(لام الف) کو خارج کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ کوئی حرف نہیں اگر حرفوں کی سختی
پر اس اعتبار سے نظر کی جائے کہ کن حرفوں کی صورتہ ایک دوسرے سے ملتی ہے
تو پ ت ت ت ایک شکل کے ہیں صرف لفظ یا نشان کا فرق ہے جو
اصلی شکل سے خارج ہے۔ اور تلح۔ تلح پ تلح تلح اور دڈ ڈ۔ رز ز۔ اور ض ض اور
ط ظ اور تلح اور ک گ ایک صورتہ کے ہیں۔ ت اور شس حرف بھی
دو اور صورتیں بھی دو۔ مگر ہتھال میں ت نقطہ داکش اور س بے نقطہ
س پڑھا جاتا ہے۔ جتنے حرفوں کی صورتیں ملتی ہوئی ہیں ان کے لکھنے اور دوسرے
حرفوں سے انکو ترکیب دینے اور ملانے کا قاعدہ بھی یکساں ہے۔ یہی واسطہ
کتابت کی نظر سے حرفوں کی سختی اس قدر مختصر ہو سکتی ہے۔ اسوع ورس شس ص ط

حرف ق کے تحت ل م ن وہ دھری سے اگر آوری کی دو دو صورتیں نہ ہوتیں تو اس تحتی میں دو حرف اور کم ہوتے ۔

مرکبات

حروف جب تک مفرد ہیں یعنی اکیلے ہوں ۔ انکو پوری شکل میں لکھنا چاہیئے لیکن جب ان کو ترکیب دی جائے یعنی دوسرے حروف سے ملائے جائیں تو ان کی صورت مختصر ہو کر بدل جاتی ہے پھر یہی اصلی صورت کا نشان باقی رہتا ہے نیچے جو تحتی لکھی جاتی ہے اس سے معلوم ہو جائے گا کہ ہر ایک حرف کی اصلی اور پوری صورت میں سے ترکیب میں کیا باقی رہتا اور کیا چھوڑ دیا جاتا ہے جس قدر چھوٹ جاتا ہے نقطوں سے بنا دیا گیا ہے ۔ ا ۔ ب ۔ ج ۔ د ۔ س ۔ ط ۔ ع ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ وہ ۔ دھ ۔ ی ۔ ۔ ۔ ۔ پس یاد رکھنا چاہیئے کہ اوڈور ز ز ط ط و و گیارہ حرف ایسے ہیں کہ ترکیب میں ان کی صورت نہیں بدلتی اور ف ق کو اصلی صورت پر کشش اور دھری میں مختلف ہیں لیکن چونکہ سردونوں کا ہم شکل نہ تریب ہیں یکساں صورت پر رہ جاتے ہیں بشرط نقطے کا تفاوت باقی رہتا ہے اور جس طرح صورت آئی پر رہتا ہے ۔ ا ۔ ب ۔ ج ۔ د ۔ س ۔ ط ۔ ع ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ وہ ۔ دھ ۔ ی ۔ ۔ ۔ ۔ ہم شکل تھے ترکیب میں ان آوری بھی یہ وغیرہ کے ہم شکل ہیں اور نقطہ کی نسبت باقی رہتی ہے اور بعض حالتوں میں وہ کی صورت ترکیبی بھی رہتے وغیرہ کی صورت سے

مشابہ ہوتی ہے اور ایسی حالتوں میں صرف نیچے کے شوشے پہچانی جاتی ہے
پس حروف مرکب کی تختی اس قدر مختصر ہو سکتی ہے :-

ا بر حال خود

ب ب پ ت ث ن ی اور بعض صورتوں میں و

ج ج پ ح خ

د د ڈ ذ بر حال خود

ر ر ژ بر حال خود

س س ش

ص ص ض

ط ط ظ بر حال خود

ع ع غ

ف ف ق

ک ک گ

ل ل

م م

ن ن بر حال خود

و بعض صورتوں میں ۶

ہم برجال خود

ظاہر میں ل کی صورت مختصر الف کی صورت سے بہت مشابہ ہے اور عجیب نہیں کہ مبتدی کو دونوں حرفوں میں اشتباہ پیدا ہو لیکن آگے مذکور ہو گا کہ الف حرف مابعد سے نہیں ملتا پس یہ بہت بڑی شناخت ہے جس کے ذریعہ سے تم الف اور لام مختصر کو ایک دوسرے سے بے تامل پہچان سکو گے۔ اب جاننا چاہیے کہ ترکیب یعنی حرف کا حرف سے ملنا تین قسم ہے۔ ترکیب سابق ترکیب لاحق ترکیب طرفین۔ ترکیب سابق یعنی حرف کا پچھلے حرف سے ترکیب یا جانا مثلاً لفظ باب میں الف کا ب سے ملنا اور ترکیب لاحق یعنی حرف کا اگلے حرف سے ملنا جیسے لفظ بنج کے ن کا ج سے ملنا اور ترکیب طرفین یعنی حرف کا دونوں طرف اگلے اور پچھلے حرفوں سے ملنا جیسے لفظ عجب کے ج کا پچھلے حرف ع اور اگلے حرف ب سے ملنا۔ جہاں ترکیب سابق ہوگی وہاں ترکیب لاحق بھی ضرور ہوگی اور اسی طرح جہاں ترکیب لاحق ہوگی ترکیب سابق بھی ضرور ہوگی یعنی ایک ترکیب کے دو نام ہیں مثلاً لفظ کر میں ک اور ر کی ترکیب ک کے اعتبار سے ترکیب لاحق ہے اور کے اعتبار سے ترکیب سابق۔

قواعد متعلقہ ترکیب لاحق

ان قاعدوں میں اس حرف کی صورت اور حالت کا تذکرہ ہے جو صرف کسی اگلے

قواعد دوم : ہر ایک حرف کی صورت جو ترکیب کی حالت میں ہوتی ہے۔ تم نقطہ دار تختی میں پہلے جان چکے ہو۔ وہی سب صوتیں ترکیب لاحق میں بھی ہوتی ہیں۔ مگر ٹ پٹ ثث شش ی۔ ان سات حرفوں کو جب تین شش ص ض ط ظ ع غ ف ق و بی کے ساتھ ترکیب لاحق دی جائے تو ان کی وہ صورت مختصر نہیں ہوتی جو نقطہ دار تختی میں تھی یعنی ب پ ت ٹ ث ش ی بلکہ نقطہ دار تختی میں جو صورت مختصر آئی ہے وہ صورت ان حرفوں کی بھی ہو جاتی ہے اور نقطوں یا علامتوں کی شناخت باقی رہتی ہے جیسے ت تا تو نو پی بط۔ لیکن اگر تین شش ص ض ط ظ ع غ ف ق و بی کے علاوہ اور حرفوں کے ساتھ بغیر سات حروف مذکور۔ بالاکو ترکیب لاحق ہو تو اسی نقطہ دار تختی کی صورت مختصر پر لکھے جائیں گے۔ علاوہ اس کے ب غیر سات حروف مذکورہ بالا کو ہی کے ساتھ ترکیب لاحق ہونے سے اس وقت لام جیسی صورت مختصر دیا جاتا ہے۔ جبکہ یہ لفظ مرکب کا حرف اخیر ہو ورنہ وہی اصلی صورت مختصر دی جائے گی جیسے ننے میں ن کو ی سے ترکیب لاحق نہ ہو اور اتنی واسطہ نہ ہو۔ لام کی شکل مختصر یہ لکھا گیا ہے نہ اپنی صورت مختصر آدھیں لیکن نیکیاں ہی نہ ہوں وہی تی کے ساتھ اسکو ترکیب لاحق ہے۔ پھر بھی چونکہ یہ کلمہ نیکیاں کا حرف آخر نہیں ہے۔ اس لیے ن بھی اپنی اصلی صورت مختصر پر رہا۔ اسی طرح نیم نم نیزن نیزنا۔ تین تین تین تین وغیرہ

قاعدہ سوم: اگر کوا اور س سے ترکیب لاحق دی جائے تو اُن کی صورت مختصر بھی وہ نہیں ہوتی جو نقطہ دار تختی میں ہے۔ بلکہ ایک گول صورت ہو جاتی ہے مثلاً کاکل۔ چکاگل لیکن الف اور لام کے سوائے دوسرے حروف کے ساتھ ترکیب لاحق دی جائے تو نقطہ دار تختی کی صورت ترکیبی اختیار کی جائے گی +

قاعدہ چہارم: ہائے ہوز یعنی ہ اگر دو چٹھی ہو تو وہ اُن حروف میں ہے جن کی صورت ترکیب میں نہیں بدلتی۔ اگر اپنی پہلی صورت چھوٹا اُس کی ترکیبی صورتیں وہیں اول دوم جیسا کہ تم نے نقطہ دار تختی میں دیکھا پہلی صورت تو بعینہ ب غیرہ کی صورت مختصر و پس ایسی حالت میں اس کو کوئی وجہ امتیاز چاہیے وہ وجہ امتیاز شوشہ ہے جو تہ کے نیچے لگایا جاتا ہے۔ جب تہ کو دو ڈنگ ل کے ساتھ ترکیب لاحق ہو تو تہ کی پہلی صورت مختصر اختیار کی جائے گی۔ ورنہ باقی حروف کے ساتھ دوسری صورت مختصر ہر چند اس دوسری صورت مختصر میں شوشے کی ضرورت نہیں اس واسطے کہ یہ صورت مختصر بجائے خود ایک سبب امتیاز و تباہی کا نہ ہو کسی صورت سے اس کو التباس نہیں پس شوشہ جو صرف اس واسطے امتیاز کے تھا غیر ضروری ہے لیکن دو چٹھی کے سوائے تہ کی ہر ایک صورت کے نیچے شوشہ لگا دینا ایک عام دستور ہو گیا ہے۔ تہ کو الٹے کیے ساتھ ترکیب لاحق ہو تب بھی پہلی صورت مختصر کے ساتھ ہوتا ہے لیکن شوشہ نہیں ملا ہوا لکھا جائے گا۔ جیسے ہا۔ قیل کی تثنی میں ان سب حروف کی ترکیبی اور مختصر صورتیں مرقوم ہیں۔ نیز جن کو ترکیب لاحق ہوتی ہے اس

تختی کو بغور دیکھنے سے تم کو معلوم ہو گا کہ جن حرفوں کی صورتوں میں بسبب ترکیب لاحق کے اختصار ہوا ہے وہ مختصر صورتیں یا بعینہ وہی مختصر صورتیں ہیں جو نقطہ دار تختی میں ہیں۔ یا اگر بعینہ وہ نہیں ہیں تو ان سے نہایت اشتباہ میں صرف شان میں تھوڑا فرق آگیا ہے۔ اس تختی کو اس نظر سے مت دیکھو کہ تم اس کے حرف پہچان کر پڑھ لو بلکہ حرفوں کے جوڑ دھیان کرو کہ کون کس شان سے کس طرح پر کس جگہ ملایا گیا ہے اور ترکیب کی ہر ایک صورت کو بار بار خود لکھ کر اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ کیونکہ ہمیشہ یہی صورتیں نئے نئے پیرائے میں پیش آئیں گی

ترکیب لاحق کی تختی

دیکھو صفحہ ۱۳ تا صفحہ ۱۶

بہت کچھ بد برسٹیں لے لی ہیں لیکن بقیہ ایک میل ہم بہن بھائی بے
 حیا جہت نہ جھڑپیں کریش جہن طبع جہت حق جاک بل ہم بہن جو جہت جی ہے
 سامنے توجہ سے مدد سے کس سے طبع معصوم سے مل کر ہم سب سے

کچھ بد برسٹیں لے لی ہیں لیکن بقیہ ایک میل ہم بہن بھائی بے
 حیا جہت نہ جھڑپیں کریش جہن طبع جہت حق جاک بل ہم بہن جو جہت جی ہے
 سامنے توجہ سے مدد سے کس سے طبع معصوم سے مل کر ہم سب سے

صاحبت صحیح صدر شش صص صص صص صص صص صص صص صص صص
طااطت طططططط طط طط طط طط طط طط طط طط طط طط طط
عاعت عع عع عع عع عع عع عع عع عع عع عع عع عع عع عع
فافت فف فف فف فف فف فف فف فف فف فف فف فف فف فف فف

کارب کج کرد کس کش کطل کع کف کت کک کل کم کن کو کک کی کے
ماست حج دهر سش ن صط صع صف صق صک مل مم من مو مه مری مے
ماہر ت حج ہا ہر سش ن صط صع صف صق صک مل مم من مو مه مری مے
صاھت حج دهر سش ن صط صع صف صق صک مل مم من مو مه مری مے

واسطے مشق کے اسی تختی سے انتخاب کر کے کچھ الفاظ اور چند جملے لکھے جاتے ہیں جب لڑکے تختی کی صورتوں کو مستحفظ کر لیں تب اُشاد کو چاہئے کہ لڑکوں کو نیانی بتا کر ان سے لکھوائے تاکہ ترکیبی صورتیں خوب ذہن نشین ہو جائیں۔ مرغی۔ چوہا۔ طوطی۔ گرگٹ۔ بٹ۔ مرغابی۔ چڑیا۔ ٹپ۔ فالج۔ بیل غش۔ تے۔ شانی۔ سونا۔ لوہا۔ چاقو۔ موہل۔ ہل۔ کرتا۔ پا جاتہ۔ تو شک۔ ٹوپی۔ گوتا۔ جوتا۔ پاتا بہ۔ بالی۔ جوشن۔ نوگرہی۔ ہاتھن آلو۔ موتی۔ گاجستر۔ خوبانی۔ برنی۔ خرما۔ بالوشاہی۔ تیاہ۔ خالو۔ مامو۔ خالہ۔ نانی۔ ناتا۔ لالہ۔ بوناٹل۔ گوکل بابو۔ پرسوتم۔ مرتی۔ موہن۔ سوہن۔ کالی پیرشن۔ ماتا موٹی۔ حافظ موسیٰ۔ یوسف۔ یونس۔ موہن۔ غالب۔ شاکر۔ غوثی۔ قاسم۔ باہر۔ ہوم صاحب۔ طامس صاحب۔ مرنی صاحب۔ کوپر صاحب۔ نرن صاحب۔ نرگس۔ سوہن۔ گل بابو نہ۔ شب بو۔ جوی۔

تم کب سے نوکر ہوؤ مرنا برحق ہوؤ۔ گالی ہرگز مت بک ہو۔ سچ بولا کرؤ بدخوت ہوؤ کابل مت بن ہو کوئی نوکر حاضر ہے ہو بولے چل دو تیکے جاگو گرمی کا موسم ہو باہر مت جانا کابل سے ساگر گیس جانب ہو شربت پی لو شوخی کی تو شامت آئی ہو خط کا کاغذ موٹا ہے ہو خط کی خوبی جو ہری چاقو سے ناخن کٹ جاتا ہے ہو جولا لچ کرتا ہے نا لایق ہے ہو جو بے شرمی کرتا ہے پاجی ہو جاہل لڑکے خر سے ہد تر ہو ناحق مت لڑو جب پانی برسے گا

تب تو کم ہوگی۔ عاجز بے کس پر کرپا کرڈو حاجی باقونے باغی ہونے سے سولی پائی
نامی ہونا چاہیے تو لائق بن ڈو عالم نے حاکم کے آگے کرسی پائی ڈو ہر کو جب
تو ہر کا ہو ڈو حاجت پر ضابطہ ہو ڈو سب سے نرمی کرو حق کو حق جانو باطل
کو باطل ڈو ماں کا گن مانو ڈو

قواعد متعلقہ ترکیب سیاق

یہاں ترکیب سابق سے یہ مراد ہے کہ ایک حرف صرف کسی حرف ماقبل یعنی
پہلے حرف سے ملا ہو جو اس سے پہلے ہی پس یہ حرف خود آخر میں ہوا اور اگر یہ حرف
آخر میں نہ ہو گا تو ترکیب طرفین کی صورت پیدا ہوگی جس کے واسطے جدا قواعد
آگے لکھ چائیں گے۔

قاعدہ اول: کل حرفوں کے واسطے یہ عام قاعدہ ہے کہ جب آخر میں ہول تو اپنی اسی جہتی اور پوری صورت پر لکھے جاتے ہیں جو مقدرات کی تختی میں افہر بیان ہو چکی لیکن اس سے دو دو جمع و ہشتی نہیں +

قائد دوم: دو ذہین انھما میں سے ایک کی صورت بدل جاتی ہے جیسے بدھ شد
 و غیرہ جتنے بول تو اسی کی نسبت تیسرے میں شائبہ ہو کر رہتا ہے لیکن ان کو سمجھ
 لیا جاتا ہے کہ تینوں سر میں دوسرے طرف لٹکایا جانا ہی اور دیکھے بیچ میں جیسے پتھر بد
 قائد سوم: رخِ خجنگ کا ہر جانور کہ مفرد ہوں یا ترکیب لاحق میں ان کا

سرکشادہ رہتا ہے لیکن ترکیب سابق میں بند کر دیا جاتا ہے جیسے مع۔ ایسا معلوم ہوتا ہے
 کہ ابتدا ترکیب کی یہ صورت تھی۔ مع یعنی مع میں جو حرف ملایا جاتا تھا اس کے سرگے
 نیچے والی نوک میں جوڑ دیا جاتا تھا پھر ہوتے ہوئے یہ نشان اختیار کر لی گئی جو
 اب مروجہ قاعدہ

قاعدہ چہارم۔ ق کا سرپوری صورت میں بند ہو مگر ترکیب سابق میں
 مکمل جاتا ہے جیسے تلف وغیرہ

قاعدہ پنجم۔ کہ کو ترکیب سابق دی جائے تو دوسری صورت مختصر
 یعنی تہ میں لکھا جاتا ہے جیسے شہ۔ تہ ترکیب سابق کے لیے ترکیب لاحق
 کے نقشے پر جو الہ کر دینا کافی ہے۔ علیحدہ نقشے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم پہلے کہہ چکے
 ہیں کہ ترکیب لاحق اور ترکیب سابق حقیقت میں ایک ترکیب ہی ہیں کے دو اعتباراً
 سے دو نام رکھ لیے ہیں۔

قواعد متعلقہ ترکیب طرفین

ترکیب سابق اور ترکیب لاحق دونوں ترکیب تو ہیں لیکن ترکیب منفرد ہیں۔ یعنی
 صرف یہی بات ہو کہ حرف صرف اگلے حرف سے ملایا صرف پچھلے حرف سے۔ لیکن
 ترکیب طرفین ترکیب مرکب ہے اور حرف اگلے اور پچھلے دونوں طرف کے حرفوں سے
 ترکیب یا جاتا ہے۔ پس ضروری کہ اس ترکیب میں چار قواعد ترکیب سابق و لاحق مرعی ہوں گے

اُن کے علاوہ بعض قواعد ایسے بھی ہوں گے جو صرف ترکیب طرفین سے خاص ہیں
 ہیں واضح ہو کہ ترکیب طرفین میں قواعد ترکیب لاحق سب زیر قرار ہیں مگر وہ
 قاعدہ جو ب پ ت ث ن ہی کے واسطے مقرر ہے کہ ان حروف کو جب
 س ش ص ض ط ظ ع ح ق و ی کے ساتھ ترکیب لاحق ہو تو ل کی مختصر
 صورت میں لکھے جاتے ہیں ترکیب طرفین میں باقی نہیں یعنی گو ب غیر کو س غیر سے
 ترکیب لاحق ہو لیکن اگر ب وغیرہ کسی اور حرف ماقبل کے ساتھ ترکیب سابق بھی لکھتے
 ہوں تو اُن کی صورت ل کی مختصر صورت سے مشابہ نہ ہوگی بلکہ وہ اصلی صورت مختصر
 جو نقطہ دار تھی میں تھی اختیار کی جائے گی مثلاً نفس میں ن کو ف سے ترکیب لاحق
 ہے۔ اسی واسطے ن اپنی صورت مختصر پر باقی نہیں بلکہ ل کی صورت مختصر آ میں لکھا
 گیا ہے لیکن لفظ نفس میں ہی ت ہے اور وہی ف کے ساتھ اُسکو ترکیب لاحق بھی
 ہے مگر چونکہ ن خود ت کے ساتھ ترکیب سابق بھی رکھتا ہے اس واسطے پھر اپنی
 اصلی صورت مختصر پر لکھا گیا۔ ہی ط ب ط اور خبط۔ ٹوپی۔ ثوہ کو جب ترکیب طرفین ہوگی
 تو اگر وہ پیشی لکھی جائے اختصار سے محفوظ ہے ورنہ ہمیشہ کی دوسری صورت مختصر
 جائیگی۔ جیسے نہال۔ ہند۔ ہر۔ ترکیب سابق کے جملہ قواعد ترکیب طرفین میں بھی
 جاری ہوں گے البتہ یہ قاعدہ کہ ترکیب سابق میں حرف اپنی اصلی مفرد صورت
 پر رہے۔ ترکیب طرفین میں باقی نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ ترکیب سابق میں اصلی مفرد
 صورت پر رہنا تو اس جہ سے تھا کہ اُس حرف کے ساتھ کوئی اور حرف نہ تھا اور

جب ترکیب لاحق بھی تہویٰ تو ضرور ہو کہ اس کی صورت میں ہو جب قواعد مقررہ
 ترکیب لاحق کے اختصار ہو ترکیب میں جو کچھ اختصار حرف کی شکل صورت میں ہو
 اس کو ہمیشہ حرف مابعد کا اثر سمجھنا چاہیے پس جب صرف ترکیب سابق ہو تو
 کوئی حرف نہیں جو حرف قبل میں اختصار کا اثر پیدا کرے لیکن ترکیب طرفین میں
 تو مابعد میں بھی حرف موجود ہو اور اس کو بے اثر نہیں ہونا چاہیے معلوم ہو کہ ترکیب لاحق
 میں ق اور ق دونوں کا سر نہ رہتا ہی جیسے فاضل اور قائب اور ترکیب سابق میں
 ق کا سر تو کھل جاتا ہے۔ جیسے تکلیف لیکن ق کا سر پھر بھی بند رہتا ہی مگر ترکیب
 طرفین میں ق ہو یا ق دونوں کا سر کھل جائے گا جیسے نفس نقش بنفشہ نقل
 ترکیب طرفین کے ہائے میں ایک بات قابل بیان اور باقی ہے وہ یہ کہ کل قواعد
 ترکیب لاحق اس ترکیب سے بھی متعلق ہیں جیسا کہ اوپر مذکور ہوا پس وہ قواعد
 ضروری کہ آر زو ذو کو حروف مابعد سے ترکیب لاحق نہ ہو ترکیب طرفین میں
 کیونکر رہتا جائے گا۔ سو اس کا برتاؤ اس طرح پر ہو گا کہ یہ حروف اپنے مابعد کے حروف سے
 جدا رہیں گے مثلاً کام کے الف کو ترکیب طرفین ہو۔ اور کاف سے ترکیب سابق
 ہے اور ہر تہم سے ترکیب لاحق لیکن الف بوجہ ترکیب سابق کاف سے تو ملا نہ
 ترکیب لاحق کے اعتبار سے اس کو الگ رہنا چاہیے تھا اسی واسطے ہم الگ الگ
 رہا لیکن اگر الف کی جگہ مثلاً س ہو تا تو ک اور س ویم تینوں سے ہوتے جیسے
 کسم ترکیب سابق اور ترکیب لاحق تو صرف دونوں کے ملنے سے پیدا ہو سکتی ہی جیسے

اور پتر اور اس اور کی وغیرہ لیکن ترکیب طرفین کے واسطے کم سے کم تین حرف
 ہونے ضرور ہیں اور زیادہ تو کبھی نو تک بھی ہوتے ہیں جیسے جھنجھلانا۔ اس سے
 زیادہ حرفوں کے لفظ اکثر دویا یا ذلفطوں سے مرکب ہوتے ہیں اور وہ ترکیب
 کتابتہ میں موثر نہیں ہوتی صرف معنی و مطلب سے متعلق ہوتی ہے جن سے یہاں بحث
 نہیں ہیں ایسے الفاظ جن لفظوں سے مرکب ہیں سب بطور کلمہ جدا لکھنا چاہئے
 ہونگے مثلاً زور درنج۔ سادہ لوح۔ صاف باطن۔ خوش مزاج ہل چل۔ خرد و لغ ہو و
 جن الفاظ میں ترکیب طرفین ہو ان میں حرف سب سے پہلے ہوگا اس کو صرف
 ترکیب لاحق ہوگی اور سب سے آخر کو حرف کو صرف ترکیب سابق۔ اور بیچ والے
 سب حرف ترکیب طرفین رکھتے ہوں گے۔ پس برعایتہ قواعد جو اوپر مذکور ہوئے
 سب حرفوں کو یکے بعد دیگرے صورت مختصر پر لکھتے اور ترکیب دیتے جاویں تاکہ
 کہ لفظ تام ہو مثلاً لکھنا ہو نقصان تو پہلے ن ہی جس کو ق سے ترکیب لاحق ہے
 اور بموجب قاعدہ مقررہ کے ن کو ق سے ترکیب لاحق لام کی صورت مختصر میں ہوتی ہے
 جیسے نق۔ اب آگے ق ہی جس کو ص سے ترکیب لاحق ہے چاہئے تھا کہ قص ہو لیکن ق کا
 سبب ترکیب طرفین کے کھلا ہونا چاہئے تو یہاں تک ن ق ص کی ترکیب صورت یہ
 ہوتی نقص اب آگے ص کو اے ملانا چاہیے جس کی صورت یہ ہوتی صا تو نقصا ہوا
 اب الف گے آگے ن واقع ہے جس سے الف ترکیب لاحق نہیں پاسکتا پس ن
 الگ پڑا رہا۔ اور لفظ نقصان پورا ہوا۔ ذیل میں ایسے الفاظ لکھے جاتے ہیں جن میں

ترکیب طرغین کی مثالیں ہیں جب لڑکے قواعد ترکیب سمجھ کر یاد کر لیں تو یہ الفاظ
 ان سے امتحان لکھوائے جائیں۔ علم عقل جلم جیا۔ صبر طبع۔ حسد بغض مکر نظر۔
 نصف۔ چند۔ بند۔ کلم۔ مشق۔ لفظ۔ خبر۔ آبر۔ اگر۔ جرم۔ نام۔ گائے۔ عطر۔ پان
 مطلب۔ غفلت۔ سستی۔ کمر۔ کتر۔ بجلی۔ بتلی۔ خیر۔ بہل۔ مجل۔ قفل۔ مستر۔ شکست
 محنت۔ اکثر۔ مگر۔ بادل۔ چاول۔ جاہل۔ خادم۔ ادکت۔ ارہر۔ احمق۔ وضع
 گندم۔ ملل۔ مقرر۔ بیٹا۔ بیٹی۔ پوتا۔ گنگا۔ جتا۔ دھیان۔ بھان۔ یگی۔ تعلیم۔ تعلیم
 تکلیف۔ معلوم۔ مرقوم۔ منصور۔ منظور۔ مقدور۔ کاپتی۔ لاہور۔ بیہوش۔ گلو۔ بجنور
 سخاوت۔ شجاعت۔ ارمان۔ ترکیب۔ تاکید۔ محصول۔ معمول۔ نواسہ۔ پنجاب۔
 مردان۔ دلاور۔ فائسہ۔ کلکتہ۔ برادر۔ بندوق۔ صندوق۔ ہانڈی۔ کلیان۔ غیطان
 پالکی۔ بھینس۔ ہندو کش۔ قلم دان۔ ہوشیار۔ کھیریل۔ فتح پور۔ کانپور۔ بھروسا
 فیضان۔ مستمند۔ کترین۔ پیغمبر۔ باورچی۔ مرتبان۔ میزبان۔ مہمان۔ ناٹھان۔
 پندرہ۔ بھان۔ انگوتھا۔ گھروچی۔ صندوفچہ۔ کھڑاؤں۔ چارپائی۔ جیلانیہ۔ پاجامہ
 بنویر۔ پتر۔ دوست دار۔ خدمت گار۔ اندھا دہند۔ دھینگا۔ مستی۔ بلڑدہوں۔ ہوس
 جب تم حرفوں کو ترکیبی صورت اور ترکیب کی قسمیں پہچان چکے تو اب چاہنا
 چاہیے کہ ترکیب کا قاعدہ کیا ہے یعنی کس طور پر مرکب معلوم ہو کہ اس عبارت میں
 فلاں حرف فلاں سے جدا رکھا جائے گا۔ تو اس کا قاعدہ کلیہ یہ ہے کہ ایک کلمہ
 یعنی ایک لفظ جسے حرفوں سے بننا ممکن ہو گا وہ سب حرف ایک بعد ایک کے ملے

ہوئے لکھے جائیں گے اس کے واسطے تھکو لفظوں کی شناخت کی مشق خوب
 کرینی چاہیئے جتنے حرفوں سے ایک معنی سمجھ میں آجائیں۔ خواہ کسی شخص یا چیز
 یا کام یا حالت کا نام ہو۔ خواہ کسی کام یا حالت کے وقوع کی حکایت یا ایک لفظ کو
 دوسرے لفظ سے ربط دیتے ہوں وہ سب حرف ایک کلمہ یا ایک لفظ میں
 مثلاً اکبر ہندوستان کا بڑا نامی بادشاہ تھا۔ اس عبارت میں اکبر ایک شخص کا نام
 ہے اور اک تب چار حرفوں سے بنا ہے پس یہ چار حرف ایک کلمہ ہیں۔ ہی طرح
 ہندوستان اور کا اور بڑا اور نامی اور بادشاہ تھا۔ یہ سب جدا جدا کلمے ہیں
 اور ترکیب بھی ہر ایک کلمے کی جدا ہے۔ یعنی ایک کلمے کو دوسرے کلمے سے
 ہمیشہ جدا لکھنا ہوگا اگر دو جدا کلموں کو کوئی ملا ہوا لکھ دے تو غلطی ہے مثلاً علام رسول
 ایک شخص کا نام ہے دو لفظوں سے مرکب ہے پس دونوں کو جدا جدا لکھنا ہوگا اور اگر
 کوئی شخص اسطرح پر لکھ دے علام رسول تو اس نے غلط لکھا۔ پس عبارت لکھنے میں
 جب ایک کلمہ تمام ہوا اس کی ترکیب بھی تمام ہوتی۔ دوسرا کلمہ شروع ہوا تو دوسری
 ترکیب شروع ہوتی پس ترکیب ہر ایک کلمے کے ساتھ شروع ہوتی اور اسی کے
 ساتھ ختم ہو جاتی ہے یعنی کلمے کلمے کی شناخت اور ان کا امتیاز بڑی تیز سی کمیز ہے
 ایک کلمے کے دو یا زیادہ ٹکڑے کرنے کی غلطی تو شاذ و نادر ہوتی ہے۔ بلکہ نہیں ہوتی
 مگر دو کلموں کو یک جا کرنے کی غلطی ایسی عام ہے کہ شاذ و نادر کوئی اس سے بچا
 ہوگا۔ بہر کیف ہم نے استاد اور شاگرد دونوں کو اس خطرہ سے آگاہ کر دیا ہے۔

دوسرا قاعدہ یہ کہ اگر ایک کلمے کا حرف آخر ہمیشہ پورا لکھا جاتا ہے جس سے معلوم
 ہوتا ہے کہ لفظ ختم ہوا مثلاً آحق ایک کلمہ ہے اور اُس کا حرف آخر پس ق پورا لکھنا
 ہوگا۔ اب دیکھو کہ جب کوئی شخص تم سے کوئی عبارت لکھنے کو کہے تو جس ترتیب سے
 حرف اُس کے موافق سے نکلتے جائیں جدا جدا مفرد لکھ لو پھر اُن میں کلمہ کلمہ الگ کر دو
 پھر کلمے کلمے کے حرفوں کو ترتیب سے دو مثلاً یہ عبارت بتائی جائے احمد کیا کرتا ہے تو تم
 پہلے حرف مفرد کے بعد دیگرے لکھ کر کلمہ لکھ لگ کر لو جیسے آح م د کا ہی آک
 رت آہی۔ اب دیکھو کہ پہلے کلمے میں الف جدا رہا اور محمد جدا۔ اس واسطے کہ آ
 کو ترکیب لاحق نہیں ہوتی اگر احمد کی جگہ محمد ہوتا تو ضرور م حد میں ملا ہوا ہوتا۔ کرتا
 میں رنے ترکیب کو توڑ دیا۔ کیونکہ ر کو بھی ترکیب لاحق نہیں ہوتی۔ اگر کرتا کی جگہ
 کہتا ہوتا تو سب حرف ملے ہوئے ہوتے معلم کو چاہیے کہ غلط عبارت جو چنچے کی جائے
 ہے لڑ کو نکو بغیر نقل کرائے اور اُنکو صحیح طور پر پڑھ کر سنائے لیکن صحیح عبارت اگر کسی
 دیکھنے نہ پائیں۔ اپنے زور طبیعت سے درست کریں۔ باپا اور معلم کا حکم مانو۔ باپ اور
 معلم کا حکم مانو۔ سیکر شاد بنایا تیبلا مانسے۔ سیکر شاد بنایا تیبلا ۱۱۱ ہے۔
 نبی شکیستہ بنی کلینضہ صفر کا مطلب شکیستہ تھا۔ نبی بخش کے سبق میں کلینضہ کا
 مطلب بہت مشکل تھا۔ اس دور کی شاعریرد کا ہے۔ سندھ دیکھا شاعریرد کا ہے
 اس واسطے کہ روز مولیٰ دی صاحب اسب و خف لیکر تیر تیس۔ اس واسطے کہ
 مولوی صاحب اس چنگی کو تیرے رستہ میں۔ تیرے ہفت سے کیا ہے۔

ہ ماریم درسمین ام تح انلی الی اسبلزک ونمین مچ مژدک انب راوولرما
اورک ایکت ابین اسک وانع ام ملین اورسن درپرانس پکٹ رص ا
ح بانی ہ ای تناراضہوئے۔ تین ہفتے کی بات ہو کہ ہمارے مدرسے میں
امتحان لیا گیا سب لڑکوں میں محمود کا نمبر اول رہا اور کئی کتابیں اسکو انعام
ملیں اور سند پر انپکٹر صاحب نہایت ناراض ہوئے۔ حکیم لطیف نیکینکینسیہ کو
بہت تنقید ہوا۔ حکیم لطیف حسین کے نسخے سے ہکو بہت نفع ہوا۔

متفرق قاعدے

(۱) تی تین قسم کی ہو۔ یا معروف مثلاً اُرتی لائٹی ساتھی ساتھی۔ خاکستی اور
یا مچبول مثلاً جیسے تئے۔ واسطے لیتے اور یا ماقبل مفتوح جس کے پہلے زیر ہو
جیسے ہو کی طوئی تو پیس یا معروف ہمیشہ پوری گولی لکھو۔ پانی ہو اور یا مچبول
پوری لمبی اور یا، ماقبل مفتوح آدھی گول جیسے دہلی کے رہینے والوں کی بولی
بہت درست ہوتی ہو۔

(۲) ہر جنہ ہ اور دو چشمی ہ حرف واحد ہے لیکن ایسا دستور نہیں گیا ہو کہ ہا، مخلوط
میں ہمیشہ دو چشمی ہو لکھی جائے مثلاً تھا تھا تھان۔ بھائی لائٹی جھول پھول دکھ
سکھ دھول۔ آدھا۔ چھوٹا کھوٹا۔

(۳) ت دو قسم کا خنہ میں ہیں کہاں بھادوں اور دوسرا نو تین ظاہر۔ مثلاً

گن۔ گن۔ ساؤن۔ دستور یہ ہے کہ نون غنہ جب آٹھ لکے ہیں ہو تو نصف دائرہ لکھا جائے اور نون ظاہر پورا۔ اور اب لوگ یوں بھی فرق کرنے لگے ہیں کہ نون ظاہر کے پیٹ میں نقطہ دیتے ہیں غنہ میں نہیں۔

(۴) الف دو قسم کا ہے مقصورہ۔ اور مدودہ مقصورہ وہ جس کا تلفظ اختصا لکے ساتھ جیسے۔ ام و دانار اور مدودہ وہ جس کے بولنے میں دیر لگے یعنی آلو آرزو۔ ام مدودہ کے واسطے یہ علامت مقرر ہے کہ اُس کے اوپر ایک مد اس صورتہ تہ کا بنا دیتے ہیں +

۱۱۔ اش کے تین نقطے بھی اس صورتہ میں لکھے جاتے ہیں، اور یہ شوش تین نقطوں کی روانی میں لکھ دینے کی ایک شان معلوم ہوتی ہے جیسے ۱۲ اور ۱۳ اس رسالے میں مفردات کی تختی کے علاوہ کہیں ہمزہ کا نام نہیں آیا حالانکہ لوگوں نے اسکو حروف ابجد کے شمار میں داخل کر رکھا ہے سو واضح ہو کہ واقع میں ہمزہ کوئی حرف مستقل نہیں ہے۔ وہی ایک حرف ہے کہ جب ساکن ہو تو الف ہے جیسے پاک۔ لا۔ کھا۔ جا۔ پا۔ جان اور جب متحرک ہے تو ہمزہ جیسے اگر اکثر امر و وارد اور۔ اُس۔ ایک۔ ایکس۔ امتحان لیکن ان سب صورتوں میں ہمزہ اول الف دونوں کی ایک ہی شے ہے۔ اور جو قواعد الف سے متعلق ہیں وہ سب ہمزہ پر بھی موثر ہیں لیکن یوں ہمزہ شکل الف لکھا جائے تو لکھا جائے مگر اس کی ایک خاص صورتہ بھی ہے اور خاص اردو میں لفظ کے یہ چ ہیں الف کے اور ہی لکھے

پہلے آتا ہر مسئلہ آؤ کھاؤ چاؤ۔ لاؤ رائی کافی نائی۔ بھائی۔ کھائی۔ آئی
 گئی۔ ایسی صورت میں ہمزہ صلحہ اوپر لکھ دیا جاتا ہے۔ اور جو الفاظ عربی اردو میں
 مستعمل ہیں۔ ان میں اکثر فاعل کے صیغے ہیں۔ جیسے لایق شایق تو
 یہ ہمزہ بقاعدہ عربی اصل میں ی ی۔ اسی واسطے ی لکھ کر اوپر ہمزہ بنا دیا جاتا ہے جس
 معلوم ہو کہ اصل میں ی اور تلفظ میں ہمزہ ی۔ ہمزہ کے بارے میں جس قدر مذکور ہوا
 بتدی کو کافی ہے۔ ورنہ صرف عربی کے رو سے ہمزہ کے متعلق بڑی پیچیدہ بحث و بعض
 الفاظ عربی فصیح اردو میں مستعمل ہوتے ہیں۔ جن کی کتابہ خلاف تلفظ ہے۔ جیسے
 ایضاً۔ بئراً۔ قہراً۔ طوقاً۔ کرہاً۔ اشارۃ۔ کنایۃ۔ حتیٰ الوسع۔ حتیٰ الامکان۔ حتیٰ المقدور
 موتیٰ غشیٰ۔ نیکی مصطفیٰ۔ ترضیٰ مجتبیٰ اللہ تعالیٰ۔ عبد الرحیم۔ عبد الغنی۔ عبد الصمد۔ الکا
 فیر الدین۔ محی الدین۔ ابو الفضل۔ ابوالحسن۔ ان الفاظ کا طریقہ تحریر بھی یاد
 کر لینا مفید ہے۔ عبارت ذیل لڑکوں کو زبانی بتائی جائے

سبق کو حفظ کرو۔ علم بے محنت حاصل نہیں ہوتا۔ تحمل میں انتقام سے زیادہ فائدہ
 ہے۔ غصے کو ضبط کرنا مناسب ہے۔ کسی حالت میں فحش کلمہ زبان سے مت نکالو۔ صحبت
 میں بے سر کرنے سے ضرورت تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ طمع سے وقعت جاتی رہتی ہے
 بلکہ اب بے نصیب۔ تکبر کرنے سے انسان لوگوں کی نظریں اور بھی ذلیل ہوتا
 جاتا ہے تم دوسروں کو نفع پہنچاؤ تو دوسرے تم کو نفع پہنچائیں۔ ایک مرتبے کا
 جو شہ پر سوں کا اعتبار کھودیتا ہے۔ ریائتہ یعنی بدنی محنت تندرستی کا بڑا مہرب

نسخہ پوچھیں خور و سگر گئے کی غیر خواہی میں اپنا نقصان کرتا ہے۔ کسی کو پسینہ
 پیچھے ہر امت کہو۔ دنیا کی کوئی دولت و قوت کی برابر نہیں کر سکتی کیونکہ وقت
 کے ذریعے سے سب طرح کی دولت حاصل ہو سکتی ہے لیکن دولت کے ذریعے سے
 وقت پیدا نہیں ہو سکتا۔ لگتا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ قسم گمان محض لا محض بات
 ہے اس واسطے کہ اگر سننے والے کو ہمارا اعتبار ہو تو وہ بے قسم بھی ہمارا کہنا
 تسلیم کرے گا ورنہ عجب نہیں کہ ہماری قسم پر بھی اس کو اطمینان حاصل نہ ہو
 کہے ایک جبہ بن لے انسان و خدا نے زبان ایک ہی کان و

مرتبہ کم حرم قلعہ سے ہمارا ہو گیا آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا
 پاک رکھ اپنا دہن بگر خدا سے پاک سے کم نہیں تیری زبان نہ میں تیری مسک سے

رسالہ رسم الخط ختم ہوا

خاتمہ

خوش خطی ایک ہنر ہے جس کی قدر ہر ایک نے مانے میں ہوتی رہی ہے۔ بلکہ ان دنوں میں چونکہ چھاپے خانے کثرت سے جاری ہیں خوش خطی کی اور بھی زیادہ قدر و منزلت ہے۔ ابتدا میں اگر لڑکے جی لگا کر اس کا اہتمام کریں تو تھوڑی محنت سے سو خط درست ہو سکتا ہے۔ کچھ یہ ضرور نہیں کہ اسکے واسطے خاص کتاب ہو اور تمام وقت مشق و اصلاح میں صرف کیا جائے چھپی ہوئی کتابیں ہمیشہ خوش خط لکھی ہوئی ہوتی ہیں کسی کتاب کو دیکھ کر نقل کرنا اور اسی کے سے حرف بنانے کی کوشش کرنا خوش خط ہو جانے کے واسطے عمدہ اور سہل تدبیر ہے۔ حروف کے جوڑ توڑ نوک پلک کشش ویزہ مرکز سب جزئیات کو بغور خیال رکھنا اور اپنی کی ہوئی نقل کو اصل سے مقابلہ کر کے فرق و اختلاف پر نظر کرنی چاہیے اگر اسی طرز پر چند روز متواتر مشق کی جائے تو آخر کو اصل سے حرف ملنے لگے گے اور ان کوں کا دستور یہ کہ جب ان کو حرف بنانے آجائیں میں گھسیٹ کر چلتے ہیں۔ نام کے دستخط بنانے کا، لولہ اور جلد لکھنے کی ہوس شروع سے ان کے خط کو بگاڑ چلتی ہے اور خط کا دستور یہ کہ جب ہاتھ بگڑا پھر درست ہونا مشکل ہوتا ہے

جیسے گھوڑا کہ جب اس کو بد رفتاری کی حادثہ ہوگئی تو اس میں قدم بہت نوں
 کی محنت میں نکلتا ہے۔ پس ابتدا میں ہمیشہ ہاتھ کو روکے قلم کو سنبھالے ہوئے ہوتے
 لکھنا چاہیے تاکہ حرفوں کی ٹھیک صورتہ بنستی جائے۔ اور التزام کے ساتھ
 آدھ گھنٹہ مشق خط کے واسطے خاص کر لینا چاہیے۔ جب ایک خاص
 شان پر ہاتھ بیٹھ جائے گا تو بعد کو جلدی میں بھی وہی شان باقی رہے گی۔
 خوش خطی بجائے خود کوئی علم نہیں نہ اس سے عقل کو تیزی حاصل ہوتی ہے اور اخلاق
 کو درستی نہ معلومات کو ترقی۔ بلکہ خوش خطی کو صرف مصوری یا نقاشی کا ایک
 شعبہ سمجھنا چاہیے یہ تو کسی طرح مناسب نہیں کہ انسان تحصیل علم پر اسکو ترجیح
 دے تاہم یہ عام پسند اور ہر دل عزیز ہنر ایسا بھی نہیں کہ لڑکے اس سے بے بہرہ
 رہیں کم سے کم اتنا تو ضرور ہے کہ کمال خوش خطی حاصل نہ کریں تو عیب بد خطی بھی
 اپنے میں پیدا نہ ہونے دیں۔ خط نستعلیق کے علاوہ جس کے قاعدے اس میں
 میں مذکور ہیں۔ ایک خط رواجی ہے جو سکاڑی کپڑوں اور خانگی تحریروں میں
 مستعمل ہے اس میں نہ قاعدے کا حفظ نہ خود حرفوں کی اصلی صورتہ کا التزام نہ
 نقطے کی پروانہ نشان کی خبر مگر کام اسی خط سے پڑتا ہے۔ اور اکثر لوگ اس خط
 میں مہارت و استعداد بہم پہنچانے کہ مکتوب جمع کرتے اور سب سے سبب اسکو پڑتے
 ہیں بے شک ایسے خطوط پر جس قدر نظر ہوگی اُسی قدر پڑھنے میں سہولت
 ہوگی۔ پس تم کو اس سے بھی غافل نہ رہنا چاہیے۔ یہ امید رکھو کہ ہر جگہ

تم کو مطیع مصطفائی کا چھاپا پڑے کو بیٹا کا۔ کہنے والے کو وہ وہ غصہ
 کرتے ہیں کہ بڑے بڑے مشاقوں سے بھی دوچار حسد نہیں پڑھتے

جاتے۔ بے چارہ بستی
 تو بھلا کیا پڑھ سکے گا فقط

پایہ

۳۳۸۵۷	دائیں
۲۰۷۱	تو
۷۹	تو

مکتبہ شمس العلماء جناب شیخ کاظم ریزہ صاحب ایل ایل قیامی ایل ایل

ایک شریف مترجم مفہوم فہرست مطالب قرآن
جس کے ترجمہ کے نہایت کو شکل اور جانکاری سولیا کیا اور
دریاج جو نہایت ہی قابل دیدار اس فہرست سے پہلے لکھا
گیا ہے تفصیل ۹۸۲۲ کاغذ فیہ قیمت ۱۰ اجلہ سے مراد چھپی
ہے اور کھلا متوسطہ

حاجل شریف ترجمہ کاغذ لاتی سفید قیمت ۱۰ اجلہ

قرآن شریف تفصیل کلاں باجلہ سے مراد ۱۰

حاجل شریف شریف سفری ترجمہ بالقابل قیمت

۱۰ اجلہ سے مراد ۱۰ کاغذ سفید قیمت ۱۰

ادعیۃ القرآن ۱۰ دعاؤں کا مجموعہ جو اور نہایت ہی قابل

دیدہ قیمت ۱۰ روپیہ و کچھ جو کچھ جلد اول صبر محمد

سلفہ تک کوکل ۱۰ کچھ کچھ کچھ لاتی قیمت ۱۰ کاغذ سفید

ایضاً ۱۰ اجلہ سے مراد ۱۰ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

قیمت کاغذ لاتی ۱۰ کاغذ سفید ۱۰ کچھ کچھ کچھ کچھ

ستیا و حقاں ۱۰ اجلہ سے مراد ۱۰ کچھ کچھ کچھ کچھ

واری کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

واری کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

نصاب خسرو ۱۰ کتب شمس خالق باری کی قیمت ۱۰
اتمام قیمت ۱۰ رسالہ نظم اصلاح قوم کے بارگاہ میں مطبوعہ
صدقہ اعلیٰ قیمت ۱۰ رسالہ باری الحکمتہ زبان اردو و
میں سے صلہ میں مصنف کا نام ملا قیمت ۱۰ رابا کچھ
اس میں جو کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

کھلائی گئی ہے قیمت ۱۰ رسالہ الخطوط اعداد و اشیا
کے کچھ قیمت ۱۰ رابا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

رسمی کاغذ قیمت ۱۰ کاغذ لاتی قیمت ۱۰

رویا سے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

حافظانہ از احمد صاحبے حال میں کچھ کچھ کچھ کچھ

کاغذ رسمی ۱۰ الحقوق والفرایض یہ انسانی زندگی

خصوصاً اسلامی زندگی کا ایک نہایت مکمل و مستوفی العمل

مصنف علامہ نے انسان کے تمام تعلقات کو قرآن شریف

اور احادیث سے سمجھ کر انسانی فرائض کو الگ الگ کر کے

دکھایا ہے اس کتاب کے چین حصہ میں پہلے حصہ میں خدایا

تعالیٰ کے حقوق کا بیان ہے دوسرے حصہ میں بہ قصہ کو تمام بندہ

کے حقوق کا بیان ہے تیسرے حصہ میں معاملات اور اخلاق کا بیان

ہے غرض کہ یہ کتاب انسانی زندگی کا ایک جامع دستور العمل

ہے جیسے آئی کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

میں جدا جدا احکام اور الگ الگ عنوان موجود ہیں قیمت

حصہ اول ایک روپیہ حصہ دوم ۱۰ حصہ سوم ۱۰

علامہ ان کے ہماری دکان میں ہر قسم

کی کتابیں موجود ہیں۔ درخواست خریدی

بنام نذیر حسین نظام الرحمن باجران کتب

